بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم: اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۳ شعبان ۱۳۹۰ھ ۔ ۲۵ اِخاء ۱۳۴۹ ہش ۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۴۵

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۴ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو نزلہ اور سپیش کی کچھ شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔

● کل مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے تحریکِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اور یہ خواہش ظاہر فرمائی کہ نئے سال میں پاکستان کی احمدی جماعتیں بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کیلئے کم از کم سات لاکھ نوّے ہزار روپیہ پیش کریں۔ اس سلسلے میں حضور نے دفتر دوم اور دفتر سوم کو مضبوط کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ سے معمور فضا میں

انصار اللہ مرکزیہ کے پندرھویں (۱۵) بابرکت سالانہ اجتماع کا انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا

آئندہ نسلوں کی تربیت ہماری عظیم ذمہ داری ہے اِس ذمہ داری کو ادا کرنے کیلئے ایمان کے چار بنیادی تقاضوں کو پورا کرنا ضروری ہے

ربوہ ۲۴ اخاء ۔ کل مورخہ ۲۳ اخاء (مطابق ۲۳ ۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء) بروز جمعۃ المبارک انصار اللہ مرکزیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں شروع ہوگیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر اجتماعی دعا کرائی اور پھر نہایت بصیرت افروز خطاب سے انصار اللہ کو نوازا۔

اجتماع کی حاضری میں غیر معمولی اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس دفعہ غیر معمولی طور پر کثرت کے ساتھ انصار اپنے اجتماع میں تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ افتتاحی اجلاس میں ہی ۳۴۸ مجالس کے ۸۸۶ نمائندگان اور ۱۴۹۸ اراکین شامل ہوئے اور زائرین کی تعداد ۸۰۱ تھی جبکہ گزشتہ سال کے افتتاحی اجلاس میں ۳۰۱ مجالس کے ۷۰۹ نمائندے اور ۱۲۶۴ اراکین شامل ہوئے تھے۔ گویا اِس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجلاس اوّل میں ہی شامل ہونیوالی مجالس کی تعداد میں ۴۷، نمائندوں کی تعداد میں ۱۷۷ اور اراکین کی تعداد میں ۲۳۴ کا اضافہ ہوا ہے اور ابھی کثرت سے مزید انصار صاحبان ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اجتماع کے آخری روز یعنی ۲۵ ۔ اکتوبر تک اِس تعداد میں مزید نمایاں اضافہ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

جلسہ گاہ

حسبِ سابق امسال بھی یہ اجتماع دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے وسیع احاطہ میں خوبصورت قناتوں اور شامیانوں سے تیار کردہ جلسہ گاہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اِس دفعہ جلسہ گاہ کو گزشتہ سالوں کی نسبت خاصا وسیع کر دیا گیا ہے لیکن پھر بھی افتتاحی اجلاس میں ہی جلسہ گاہ سامعین سے پُر تھی بلکہ بہت سے احباب نے باہر کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ کی ایمان افروز تقریر کو سُنا۔ انصار کے علاوہ خدام بھی کثرت سے شامل ہوئے۔

حضور کی تشریف آوری اور خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چار بجے سہ پہر بذریعہ موٹر کار مقامِ اجتماع میں تشریف لائے۔ قائدین مجلس مرکزیہ اور اجتماع کے منتظمین نے آگے بڑھ کر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ جب حضور سٹیج پر رونق افروز ہوئے تو جملہ حاضرینِ مجلس نے کھڑے ہو کر اور پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآنِ مجید سے کیا گیا جو کہ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں حضور کے ارشاد پر مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب نے حمدِ باری تعالیٰ پر مشتمل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پُرمعارف منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور نے درد و سوز سے معمور لمبی اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد حضور کی اقتدا میں تمام انصار نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا عہد دہرانے کے بعد حضور نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ حضور اقدس نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اسلام کے جس عظیم کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو قائم فرمایا ہے اس کا تعلق ہماری صرف ایک نسل سے نہیں ہے بلکہ نسلاً بعد نسلٍ یہ تعلق چلتا چلا جائے گا۔ اِس وجہ سے عظیم ذمہ داریاں ہم پر اور ہماری نسلوں پر عائد ہوتی ہیں۔ ہماری بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اپنی اگلی نسلوں کی صحیح تربیت کریں تاکہ وہ اپنی دینی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں۔ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک مربّی میں جو جو صفات ہونی چاہئیں وہ سب ہم میں موجود ہوں ہم متقی ہوں عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے والے ہوں اور ہمارا اپنے ربّ کریم سے زندہ تعلق قائم ہو۔ ہمارا ایمان محض فلسفیانہ ایمان نہ ہو بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کی قوت کا اور اس کی قدرتوں کا خود مشاہدہ کرنے والے ہوں تب جا کر ہم اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے ہمیں جو وعدے دیئے گئے ہیں وہ کوئی نئے وعدے نہیں ہیں بلکہ انہی وعدوں کو دہرایا گیا ہے جو قرآنِ مجید نے ہمارے ساتھ کئے ہیں لیکن ان وعدوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو بنیادی شرط بیان فرمائی ہے وہ ایمان کی پختگی اور ایمان کی ایسی ہمہ گیری ہے کہ وہ ہماری زندگی کے ہر شعبے اور ہر حصے میں کارفرما ہو۔

حضور نے فرمایا اس بنیادی شرط کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے مومنوں سے قرآن کریم میں کئے ہیں انہی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری زبان میں اور ہمیں سمجھانے کے لئے زیادہ سہل اور آسان رنگ میں دہرایا ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵۔ اخاء ۱۳۴۹ ہش

ہم احمدی ہیں

ہر احمدی یہ جان کر احمدیت میں شامل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موجودہ زمانہ میں تجدید و احیائے اسلام کے لئے مبعوث کیا ہے اور اس لحاظ سے آپ نے جو جماعت کھڑی کی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے اس لئے کھڑی کی ہے کہ جماعتِ احمدیہ آپ کی ہدایات کے مطابق تجدید و احیائے اسلام کے لئے اسی طرح قربانیاں کرے جس طرح صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قائم کردہ جماعت میں داخل ہو کر آپ کی زیر ہدایت دینِ اسلام کو زندہ کرنے میں کام کیا تھا اور اپنا جان و مال لگا کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا جھنڈا اس وقت کی معلوم دُنیا میں لہرا دیا تھا۔

اس سے اندازہ لگایئے کہ بحیثیت احمدی ہونے کے ایک احمدی کا کیا کام ہے اور اس نے جماعتِ احمدیہ میں داخل ہو کر کیا کام سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی غرض بار بار بیان فرمائی ہے۔ یہاں ہم آپ کا صرف ایک بیان نقل کرتے ہیں۔

"جیسا کہ خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت ہے کہ رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات آتی ہے اور اِس قانونِ قدرت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح دُنیا پر اس قسم کے زمانے آتے رہتے ہیں کہ کبھی رُوحانی طور پر رات ہوتی ہے اور کبھی طلوعِ آفتاب ہو کر نیا دن چڑھتا ہے۔ چنانچہ پچھلا ایک ہزار جو گزرا ہے روحانی طور پر ایک تاریک رات تھی جس کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ ایک دن ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے انّ یومًا عند ربّك كالف سنةٍ مما تعدّون۔ اس ہزار سال میں دُنیا پر ایک خطرناک ظلمت کی چادر چھائی ہوئی تھی جس میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو ایک ناپاک کیچڑ میں ڈالنے کے لئے پوری تدبیروں اور مکاریوں اور حیلہ جوئیوں سے کام لیا گیا ہے اور خود ان لوگوں میں ہر قسم کے شرک اور بدعات ہو گئے جو مسلمان کہلاتے تھے۔ مگر اس گروہ کی نسبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیسوا منّی ولستُ منھم۔ یعنی نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا یہ ہزار سالہ رات تھی جو گزر گئی اب خدا تعالیٰ نے تقاضا فرمایا کہ دُنیا کو روشنی سے حصّہ دے اس شخص کو جو حصّہ لے سکے کیونکہ ہر ایک اس قابل نہیں ہے کہ اس سے حصہ لے۔

چنانچہ اس نے مجھے اس صدی پر مامور کر کے بھیجا ہے تاکہ میں اسلام کو زندہ کروں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۵)

اس مختصر سی عبارت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کام کی طرف توجہ دلائی ہے جو جماعتِ احمدیہ کو سرانجام دینا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام محض اقرار بیعت سے سرانجام نہیں پا سکتا یہ کام تو اس بات کا مقتضی ہے کہ ہم سر دھڑ کی بازی لگا کر دنیا کے میدان میں آ نکلیں اور اس عظیم الشان کام میں اپنی پوری قوت اور پوری جان و دل سے لگ جائیں اور اسی میں فنا ہو جائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ فتح اسلام میں صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کیلئے نہ کھو دیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول نہ کر لیں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اِسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اُس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۰ تا ۱۲)

ان عظیم الشان الفاظ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے وہ مقصد ہمارے سامنے رکھا ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا تقاضا ہے اور جس کے لئے جماعتِ احمدیہ کھڑی کی گئی ہے۔ اور جس وجہ سے ہم احمدی ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

قسط ۲

جماعتی نظام کے لئے

اسلام میں اصُول و ہدایات

(مکرم مولٰنا عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ غانا)

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۲۳ / اخاء ۱۳۴۹ ہش)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سلسلہ میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں :۔

"اب مثلاً میرا علم جو ہے اس کا ایک حصّہ ایک لحاظ سے دراصل آپ کا ہی علم ہے ۔ کیونکہ مجھے کراچی کی بیدار اور چوکس جماعت بھی اطلاع بھجوا رہی ہے ۔ مجھے راولپنڈی کی بیدار اور چوکس جماعت بھی اطلاع بھجوا رہی ہے ۔ مجھے پشاور کی بیدار اور ہوشیار جماعت بھی اطلاع دے رہی ہے ۔ غرض ہر جماعت سے جہاں بھی جماعت قائم ہے وہاں سے مجھے اطلاع مل رہی ہے اور چونکہ میرا اور آپ کا وجود ایک ہی ہے اللہ کے فضل سے آپ میری آنکھیں ہیں جن کے ذریعہ سے مَیں دیکھتا ہوں اور علم حاصل کرتا ہوں ۔ آپ میرے کان ہیں جن کے ذریعہ سے مَیں سُنتا اور حالات کی روش کو محسوس کرتا ہوں چنانچہ آپ کی فراست اور میری فراست دراصل ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں یا ایک ہی پیالے کے مختلف اطراف ہیں ۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۰/۶۹ ۱)

دراصل یہ قرآنی آیت و اذا جاءھم امرٌ من الامن او الخوف اذاعوا بہٖ ولو ردّوہ الی الرسول و اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (نساء ۸۴) کی عملی تفسیر ہی ہے جو INTELLIGENTSIA کا تقرر عمل میں لایا جاتا ہے ۔

لیکن ان رپورٹس کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جماعت مومنین کو ایک احتیاط بھی بتا دی ہے ۔ فرمایا ہے :۔

یٰایّھا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسقٌ بنبإٍ فتبیّنوا ان تصیبوا قومًا بجھالۃٍ فتصبحوا علیٰ ما فعلتم ندمین ٥

(حجرات)

اے مومنو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی اہم خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو ۔ ایسا نہ ہو کہ تم ناواقفی سے کسی قوم پر حملہ کر دو اور پھر اپنے کئے پر شرمندہ ہو جاؤ ۔

منافقین کی بدعملیوں سے آگاہی کی تلقین

۶ ۔ جماعتی نظام کے لئے چھٹا اصل یا ہدایت منافقین کی بداعمالیوں سے آگاہ رہنے کی تلقین ہے جس کے متعلق قرآن کریم کی متعدد آیات اور احادیث کی اکثر روایات میں ذکر ہوا ہے ۔ اسی سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

"منظم جماعتوں میں منافقوں کا گروہ ضروری ہوتا ہے ۔ کیونکہ جب تنظیم نہ ہو تو منافقت کرنے کی ضرورت کم ہی ہوتی ہے ۔ لیکن جب ایک جماعت منظم ہو تو اسے چھوڑنا کمزور دل لوگوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہے اسلئے وہ ایک طرف تو اپنی جماعت سے بھی تعلق بنائے رکھتے ہیں اور دوسری طرف خفیہ خفیہ اس کے مخالفوں سے بھی ساز باز شروع کر لیتے ہیں ۔ جماعت احمدیہ چونکہ ایک منظم جماعت ہے اسے اس خطرہ کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے ۔ منافقوں کا وجود اس میں پایا جانا اس کی کمزوری کی علامت نہیں بلکہ اس کی تنظیم کا کا ثبوت ہے ۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ منافقوں کی چالوں کو جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں سمجھے اور انہیں مدنظر رکھ کر منافقوں کو پہچانے اور ان سے وہی معاملہ کرے جو قرآن کریم نے تجویز کیا ہے اور ان کے ہتھکنڈوں میں نہ آئے کہ وہ شیطان کی طرح خیر خواہ بن کر ہی حملے کیا کرتے ہیں ۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل صفحہ ۱۷۶)

دراصل اس قرآنی اصل کے ماتحت ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے ہر فرد کو سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات اور ان کے ترجمہ کو زبانی یاد کر کے ہر وقت اپنے مدنظر رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے ۔ کیونکہ ان آیات میں منافقین کی تمام بڑی بڑی چالاکیوں کا ذکر آگیا ہے جن سے جماعتِ مومنین کو ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیئے ۔

تقررِ مبلّغین و مربّیان

۷ ۔ جماعتی نظام کے لئے ساتواں اصل اصلاح و ارشاد کے لئے مبلّغین اور مربیان کا تقرر ہے جو ایک طرف غیر مسلموں اور غیر از جماعت افراد تک پیغام حق پہنچانے کا کام کریں اور دوسری طرف افرادِ جماعت کو شرائع کی تعلیم دیں اور ان کی حکمت سے آگاہ کریں ۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

ولتکن منکم امّۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰٓئک ھم المفلحون ٥

(آل عمران : ۱۰۵)

تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ ہود کی آیت فاستقم کما اُمرت ومن تاب معک ولا تطغوا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"ہمارا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح یہ فرض رکھا گیا ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ دوسرے مومنوں کی اصلاح کا بھی فکر کریں ۔ ایک ادنیٰ غور سے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ بغیر ایک کامل نظام کے اس حکم پر عمل نہیں ہو سکتا ۔ ایک مومن اپنے پاس کے مومن کو تو نصیحت کر سکتا ہے لیکن سب دنیا کے مومنوں کو بغیر نظام کے کس طرح نصیحت کر سکتا ہے ۔ صرف مکمّل نظام کے ذریعہ انسان گھر بیٹھا سب مسلمانوں کی خبر رکھ سکتا ہے ۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم سورۃ ہود صفحہ ۲۹۵)

مبلّغین اور مربیان کے لئے عملی نمونہ پیش کرنے کی بھی تاکید قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

ومَن احسن قولًا ممّن دعا الی اللہ وعمل صالحًا وقال انّنی من المسلمین ٥

(حم سجدہ آیت ۳۴)

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور خود بھی اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مَیں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں ۔

لیکن اس غلطی کے احتمال کی وجہ سے کہ جماعت مومنین اصلاح و ارشاد کے کام کو مبلّغین و مربیان کے خاص طبقہ تک محدود کر کے خود کو کلیۃً اس سے آزاد نہ سمجھ لے شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَن رأیٰ منکم منکرًا

فلیغیرہ بیدہٖ فان
لم یستطع فبلسانہٖ
فان لم یستطع فبقلبہٖ

یعنی جماعتِ مومنین کا جو شخص بھی کسی کو ناپسندیدہ اور خلافِ شریعت فعل کا ارتکاب کرتے دیکھے تو خاموشی اختیار نہ کرے اور صرف اس خیال سے اپنے نفس کو تسلی نہ دے لے کہ اس کام کے لئے ایک جماعت مبلغین اور مربیان کی مقرر ہے بلکہ اسے چاہیئے کہ اس ناپسندیدہ فعل کو اپنے ہاتھ سے بدل دے یعنی اس کے ارتکاب سے روکے۔ لیکن اگر اس کو ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔ اور اگر اسے یہ طاقت بھی حاصل نہ ہو تو کم از کم اسے بُرا سمجھ کر اپنے دل میں ہی دعا کے ذریعہ اصلاح کی کوشش کرے۔

باہمی اخوّت

۸۔ جماعتی نظام کے لئے آٹھواں اصل باہمی اخوت ہے۔ جس کے لئے

فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا (پس تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہوگئے) انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم (مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں لہذا اگر کبھی آپس میں رنجش پیدا ہوجائے تو فوراً صلح کرلیا کرو) جیسی آیاتِ قرآنی بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور احادیث میں اس کے لئے تفصیلی احکام وارد ہوئے ہیں جن میں سے لا یؤمن احدکم حتّٰی یحبّ لاخیہ ما یحبّ لنفسہٖ (تم میں سے کوئی حقیقی مومن اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اس چیز کو پسند نہیں کرتا جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے)۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (مسلمان سچا وہ ہے کہ دوسرے مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ کی تکلیف سے محفوظ رہیں)۔

المسلم اخو المسلم لا یظلمہٗ ولا یخذلہٗ ولا یحقرہٗ (ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے لہذا ایک کو دوسرے پر ظلم نہیں کرنا چاہیئے اسے بے مدد نہیں چھوڑنا چاہیئے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھنا چاہیئے)۔

ملعون من ضارّ مؤمنا او مکر بہٖ (وہ شخص ملعون ہے جو مومن کو نقصان پہنچائے یا اُسے دھوکہ دے)

اور من کان یؤمن باللہ و الیوم الاٰخر فلا یحدّ النظر الیٰ اخیہ (جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر ایمان لانے والا ہے اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو گھُور کر دیکھے) چند ایک پیش کئے جاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادّھم و تعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکیٰ عضوًا تداعیٰ لہٗ سائر الجسد بالسھر والحمّٰی (تو مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے میں، ایک دوسرے سے محبت کرنے میں اور ایک دوسرے سے جذباتِ عطوفت کے اظہار میں ایسا دیکھے گا جیسا کہ ایک جسم ہے کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہو یا تکلیف میں ہو تو تمام جسم بیداری اور بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے) اسلامی اخوّت کا صحیح آئینہ دار ہے۔

جب جماعت مومنین ان آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی پر عمل پیرا ہو کر بنیانٍ مرصوص کے مصداق ہوجاتی ہے تو مومنین اشدّاء علی الکفّار رحماء بینھم کی قومی سیرت کو اختیار کرلیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تم باہمی اتفاق رکھو اور اجتماع کرو خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجودِ واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جُڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہو کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ کنتم اعداءً فألّف بین قلوبکم یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے یاد رکھو جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸)

پیامِ حق سُنانے جا رہے ہیں

لاہور سے ڈھاکہ کے درمیان ہوائی سفر میں ایک بنگالی مسلمان ہمسفر نے ہمارے سفر کی غرض و غایت پُوچھی۔ انہیں جواب دینے کے بعد مندرجہ ذیل شعر منظوم ہوگئے۔ (محمد صدیق امرتسری مبلغ اسلام از فجی)

مقدّر آزمانے جا رہے ہیں — نصیب اپنے جگانے جا رہے ہیں
ہے خدمت ہر بشر کی کام اپنا — ہر اک کے کام آنے جا رہے ہیں
عَلَم توحید کا لہرا کے ہر جا — صنم خانے مٹانے جا رہے ہیں
بحکمِ ناصرِ دینِ محمدؐ — خدا کے گھر بنانے جا رہے ہیں
جزائر فجی میں بستے ہیں جو لوگ — اُنہیں قرآں سکھانے جا رہے ہیں
مٹا کر کفر و باطل دینِ حق کا — وہاں ڈنکا بجانے جا رہے ہیں
جو طالب ہیں وہ رُشد و ہُدیٰ کے — اُنہیں رستہ دکھانے جا رہے ہیں
نشے سارے چُھڑا کے اُنکے مُنہ سے — مئے عرفاں پلانے جا رہے ہیں
مسیحِ پاک کی آمد کا مژدہ — ہر انساں کو سُنانے جا رہے ہیں
جو تازہ دُودھ اُترا ہے فلک سے — وہ اُن کو بھی پلانے جا رہے ہیں
مصدّق ہوں جو قرآں اور نبیؐ کے — اُنہیں کلمہ پڑھانے جا رہے ہیں
بنا کر اہلِ فیجی کو مسلماں — مسلمانی سکھانے جا رہے ہیں
کلیسا کے جو پھندوں میں پھنسے ہیں — انہیں اس سے چھڑانے جا رہے ہیں
فقط اسلام ہی اب دینِ حق ہے — یہ دنیا کو بتانے جا رہے ہیں
غرض شمعِ محمدؐ مصطفےٰ سے — نئی شمعیں جلانے جا رہے ہیں
بفضلِ حق تعالےٰ پانچویں بار — پیامِ حق سُنانے جا رہے ہیں

ہیں خادمِ ملّتِ اسلام کے ہم
اور عاشق ہیں محمدؐ نام کے ہم

نماز باجماعت اللہ تعالیٰ کی معرفت اور رضا کا ذریعہ

از مکرم غلام رسول صاحب اعوان۔ ناظم انصار اللہ۔ ڈیرہ غازیخان

نماز کا حکم قرآن مجید میں واقیموا الصّلوٰۃ کے الفاظ میں آیا ہے۔ یعنی نماز قائم کرو۔ اس سے مراد نماز باجماعت ہے۔ چنانچہ "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ سے بھی یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس کی یہی تشریح فرمائی ہے۔ اور اپنے عمل سے بتلا دیا ہے۔ کہ نماز صرف جماعت ہی سے قائم ہو سکتی ہے۔ اکیلے طور پر نماز تو بعض شرعی مجبوریوں کیوجہ سے استثنےٰ ہے۔ مثلاً بیماری سفر بارش طوفان وغیرہ۔ نماز باجماعت کی اہمیت کو حضور کی یہ حدیث واضح کر دیتی ہے۔ کہ ایک موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ جو لوگ مسجد میں آکر نماز میں شامل نہیں ہوتے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ نماز کی امامت کسی اور کے سپرد کر دوں اور میں جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں خیال کیجئے کہ حضور کے اس ارشاد میں کتنے رنج وغصہ کا اظہار ہے۔ حالانکہ حضور رحمۃ للعالمین تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو یہ بات سخت ناگوار تھی۔ کہ کوئی شخص مسجد میں آکر نماز ادا کرے۔

دوسری جگہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک نابینا صحابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ضعیف ہوگیا ہوں۔ اور آنکھوں سے بھی نابینا ہوں۔ لوگوں نے اپنے گھروں کی بنیادوں میں پتھر اور کنکر لگا دیئے ہیں۔ جب میں نماز کی خاطر مسجد کی طرف آتا ہوں۔ تو ان کی وجہ سے گر پڑتا ہوں۔ اور میرے پاؤں زخمی ہو جاتے ہیں۔ حضور مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں نماز گھر پر پڑھ لیا کروں۔ حضور نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا اذان کی آواز تمہارے کان تک پہنچتی ہے اس نے جواب دیا۔ حضور اذان تو سنتا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ چاہے کچھ بھی ہو۔ نماز مسجد میں ہی آکر ادا کرو تمہاری نماز گھر پر نہیں ہو سکتی۔ جب ایک بوڑھے اور اندھے کو گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت نہ ملی۔ تو باقی لوگوں کے لئے گھر پر نماز پڑھنے کا کیا جواز ہو سکتا ہے۔ صحابہ کا بیان ہے کہ حضور کے زمانہ میں ہر شخص مسجد میں آکر نماز پڑھتا تھا۔ اور جو لوگ ضعیف یا کمزور ہوتے تھے۔ ان کو سہارا دے کر مسجد میں لایا جاتا تھا۔ اور صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ سوائے منافقین کے اور کوئی بھی نماز سے غیر حاضر نہ رہتا تھا۔

ایک بار کسی صحابی کو نماز میں دیر ہوگئی۔ جب وہ مسجد میں آیا۔ تو حضور نے دیر کی وجہ دریافت فرمائی۔ وہ کہنے لگا کہ حضور میں اپنی کھجوروں کی چھنڈائی کر رہا تھا۔ صرف ایک کھجور باقی تھی اور نماز کا وقت ہو رہا تھا۔ سوچا۔ کہ ایک کھجور کو پورا کر کے ہی مسجد میں جاؤں۔ مگر جب آیا تو نماز ہو چکی تھی۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا۔ کہ دیکھو "چھنڈائی سے نماز زیادہ ضروری ہے" حضور کے یہ الفاظ سنکر اس شخص کو اتنا قلق ہوا۔ کہ جب وہ گھر واپس گیا۔ تو سرے سے کھجوروں کو ہی اڑا دیا کہ نہ کھجوریں ہوں گی نہ نماز میں دیر ہوگی یہ تھا ان لوگوں کا ایمان اور جذبہ اطاعت وہ قرآن کے حکم اور حضور کے فرمان سے کسی چیز کو مقدم نہ سمجھتے تھے۔

غور کیا جائے تو اسلام۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا سبق بندہ کو پیدائش ہی سے دیتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے ایک کان میں اذان اور دوسرے میں تکبیر کہی جاتی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اے اللہ کے بندے بڑے ہو کر جب تیرے کان میں اذان کی آواز پہنچے تو۔ تو تکبیر والی نماز کے لئے مسجد کی طرف چل پڑ۔ یعنی نماز باجماعت جا کر ادا کیا کر۔ پس یہ اذان اور تکبیر بے مطلب نہیں ہے۔ اس میں بھی یہ سبق پنہاں ہے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے افسوس ہے کہ بندہ اس سبق کو بھول جاتا ہے۔ اور دنیا کے کاموں میں الجھ جاتا ہے۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ چھوٹے چھوٹے عذرات نماز باجماعت کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور طرح طرح کے عذرات پیش کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں آیا ہے۔ ان الانسان اکثر شیءٍ جدلاً۔ کہ انسان ہر وقت کوئی نہ کوئی عذر تراشتا رہتا ہے۔ کوئی دوری کا بہانہ کرتا ہے۔ کوئی کاروباری مصروفیت کا کوئی ملازمت میں دیر سے فارغ ہونے کا۔ کوئی بیوی بچوں کی بیماری کا۔ کوئی کچھ۔ کوئی کچھ۔ لیکن اگر ان لوگوں کا کہیں دنیاوی مفاد وابستہ ہو۔ تو اپنے کاموں کا ہرج کر کے بھی وہاں جائیں گے۔ اور کئی کئی گھنٹے وہاں صرف کر دیں گے۔ مگر مسجد نہ آنے کا عذر ان کو مل جائے گا۔ حالانکہ مومن کی حالت اس سے مختلف ہونی چاہیئے۔ وہ جب اذان سنتا ہے تو دنیاوی کاموں کو فوراً چھوڑ کر فوراً نماز کے لئے چل پڑتا ہے۔ ایسے ہی مومنوں کے متعلق قرآن میں آیا ہے

"وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ"۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نماز باجماعت کا عام نماز کی نسبت ۲۷ گنے زیادہ ثواب ہے۔ لیکن اسباب کون دیکھتا ہے۔ انسان جلد باز واقع ہوا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ جو کچھ فائدہ ملنا ہو جلد مل جائے۔ وہ دوسری دنیا تک انتظار نہیں کرتا۔ یوم آخرت کا احساس اس کے نفس نے اسکے دل سے نکال دیا ہے۔ اسلئے تو وہ اپنے دنیاوی مفاد کے پیچھے بھاگتا ہے۔ اور دین کو چھوڑ دیتا ہے۔ اگر کسی طرح اس کو ۲۷ روپے نقد ہر نماز باجماعت کے عوض یہاں مل جاتے۔ تو وہ کبھی مسجد سے باہر جانے کا نام نہ لیتا۔ بلکہ بال بچوں سمیت مسجد میں آکر ڈیرہ لگا لیتا۔ تاکہ سب کا معاوضہ مل جائے لیکن چونکہ نماز کی جزا اللہ تعالیٰ نے محشر پر اٹھا رکھا ہے۔ اس لئے اس کو کوئی وقعت نہیں دیتا۔

ایک صحابی کے متعلق آتا ہے کہ وہ مسجد سے دور مدینہ کے کنارے پر رہا کرتے تھے۔ اور پانچوں نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ کسی دوست نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ ایک ٹٹو یا خچر لے لیں اور اس پر سوار ہو کر آیا کریں۔ گرمی سردی۔ بارش وغیرہ کی تکالیف سے بچ جائیں گے۔ تو وہ کہنے لگے کہ کیا آپ نے حضور کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ جو شخص گھر سے چل کر مسجد کی طرف آتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔ اور جب تک وہ گھر واپس نہیں جاتا۔ نماز ہی میں رہتا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ جب سے میں نے حضور کا یہ ارشاد سنا ہے میں نے مسجد سے قریب آنے کا خیال بھی ترک کر دیا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ میرا مکان اس سے بھی کچھ اور دور ہو۔ تاکہ چند مزید نیکیاں میرے اعمال میں لکھی جائیں اور خدا میرے اس فعل سے راضی ہو جاتا۔ یہ تھا صحابہ کرام کا ایمان۔ اور ان کا عمل۔ وہ حضور کی محبت سے فیض یافتہ تھے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کو ڈھونڈتے تھے۔ لیکن اب لوگ تن پروری میں لگ گئے ہیں۔ دین کے معاملہ میں ذرا سی تکلیف اور صعوبت بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ حالانکہ ثواب اور اجر تو اسی کام پر ہے۔ جس میں کچھ تکلیف ہو۔ اگر تکلیف نہ ہو۔ تو ثواب کیسا۔ نیکی تو نفس کی مخالفت کا نام ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نری رسمی نماز اور روزوں سے انسان کی اندرونی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ نفس کو مجاہدہ میں نہ ڈالا جاوے اگر مجاہدہ سے بچے گا۔ تو مصائب آسمانی وارد کر کے اس کمی کو پورا کیا جائیگا۔ اور یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جو تکلیف آسمان سے اترتی ہے وہ بہت سخت ہوتی ہے۔ بہ نسبت اس مشقت کے جو انسان اپنے اوپر خود وارد کرتا ہے۔ لہذا مسجد میں حاضر ہو کر نماز باجماعت ادا کرنے کی مشقت کو دلی بشاشت سے قبول کرنا چاہیئے اور اسے خدا کی رضا کا ایک ذریعہ سمجھنا ہے۔

دفتر الفضل میں خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

(مینیجر)

لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیے (نظارت بیت المال)

تعلیم الاسلام کالج کا بی ایس سی کا شاندار نتیجہ

اس سال بی ایس سی کے امتحان میں کل ۲۹ طلباء شامل ہوئے جن میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۱ طلباء کامیاب ہوئے نتیجہ ۲۵ء۷۲ فی صدر رہا جبکہ یونیورسٹی کا فی صد نتیجہ ۷۴ ہے چھ طلباء فرسٹ ڈویژن، ۱۲ طلباء سیکنڈ ڈویژن اور دو طلباء تھرڈ ڈویژن میں آئے۔ اس وقت تک نعیم احمد رولنمبر ۳۰۸۷، ۵۰۲ نمبر لے کر کالج میں اوّل آئے ہیں۔ الحمد للہ۔ کامیاب طلباء کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

رول نمبر	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۳۰۷۹	منور احمد انیس	۴۴۴	فرسٹ ڈویژن
۳۰۸۰	عزیز اللہ خان	۲۹۸	تھرڈ "
۳۰۸۲	لطیف احمد طاہر	۳۹۸	سیکنڈ "
۳۰۸۳	خالد احمد ظفر	۳۵۶	سیکنڈ "
۳۰۸۴	خلیل احمد ناصر ملک	۴۸۴	فرسٹ "
۳۰۸۵	محمد رفیق	۳۸۴	سیکنڈ "
۳۰۸۷	نعیم احمد	۵۰۲	فرسٹ "
۳۰۸۸	حبیب الرحمان	۴۲۴	فرسٹ "
۳۰۸۹	رفیع احمد	۳۹۴	سیکنڈ "
۳۰۹۱	امتیاز احمد	۴۶۹	فرسٹ "
۳۰۹۲	محمد انور	333	سیکنڈ "
۳۰۹۳	منور احمد	نمبر بعد میں	
۳۰۹۴	اقتدار حسین	۴۸۴	فرسٹ "
۳۰۹۵	محمود احمد خان	۳۸۲	سیکنڈ "
۳۰۹۶	محمد سلیمان	۳۹۴	سیکنڈ "
۳۰۹۷	عطاء القادر طاہر	۳۹۴	سیکنڈ "
۳۰۹۹	صغیر احمد	نتیجہ بعد میں	
۳۱۰۲	عبد الجبار	کمپارٹمنٹ	
۳۱۰۳	محمد طفیل	"	
۳۱۰۴	رانا مبشر احمد	۳۲۰	سیکنڈ "
۳۱۰۵	محمد الیاس خاں	۴۰۱	سیکنڈ "
۳۱۰۶	محمد رفیق قریشی	۳۲۵	سیکنڈ "
۳۱۰۷	طارق شکیل	۳۶۲	سیکنڈ "
۳۱۰۹	سید منور باہری	۲۸۱	تھرڈ "

(پرنسپل)

تقریب شادی

مورخہ ۲۱ ماہ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۱ ماہ اکتوبر ۱۹۷۰ء مکرم کیپٹن محی الدین اکبر صاحب ابن مکرم محمد بشیر الدین صاحب مرحوم ربوہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اور کل مورخہ ۲۲ ماہ اخاء کو بعد نماز ظہر ان کے بڑے بھائی مکرم میجر زین العابدین نے دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظران کرام تحریک جدید کے وکلاء صاحبان و دیگر بہت سے افراد نے شرکت فرمائی۔

مکرم کیپٹن محی الدین اکبر صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(مینیجر الفضل)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

جماعت احمدیہ لائلپور

نمبر شمار		وعدہ	ادائیگی
۱	مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب اختر طارق آباد	۵۰۰	×
۲	چوہدری عبد الماجد صاحب پیپلز کالونی	۵۰۰	۲۰۰
۳	محترمہ اہلیہ صاحبہ " " "	۵۰۰	×
۴	مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کھرڑیانوالہ	۵۰۰	۵۰۰
۵	مکرم منشی محمد خان صاحب انصاف کمپنی پرانی غلہ منڈی	۵۰۵	۱۰۰
۶	مکرم شیخ عبد العزیز و عبد الغفور صاحبان جناح کالونی	۵۰۰	×
۷	مکرم چوہدری منظور احمد صاحب باجوہ بٹالہ کالونی	۵۰۰	×
۸	مکرم چوہدری حیات محمد صاحب جھال خانوآنہ	۵۰۰	×
۹	مکرم علیم الدین صاحب لاسلکی ریڈیو مسجد فضل	۵۰۰	×
۱۰	محترمہ اہلیہ چوہدری لطیف احمد صاحب غلام محمد آباد	۵۰۰	×
۱۱	مکرم قریشی لطیف احمد صاحب بٹالہ کالونی	۵۰۰	۱۰۰
۱۲	مکرم محمد اکرم صاحب شاہین چاول فروش مسجد فضل	۵۰۰	۲۰۰
۱۳	مکرم چوہدری نذیر حسین صاحب فیکٹری ایریا	۵۰۰	×
۱۴	مکرم میاں عبد المجید صاحب انبالوی پیپلز کالونی	۵۰۰	×
۱۵	مکرم مستری بشیر احمد لطیف احمد خالد صاحبان فیکٹری ایریا	۵۰۰	×
۱۶	مجلس انصار اللہ لائلپور شہر معرفت محترم زعیم صاحب اعلیٰ	۵۰۰	۴۵
۱۷	مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب ولد چوہدری تاج دین صاحب معہ والدین پیپلز کالونی	۵۰۰	×
۱۸	مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب گلبرگ کالونی	۵۰۰	۱۰۰
۱۹	مکرم ارشاد حسین صاحب پیپلز کالونی ۲	۵۰۰	×
۲۰	مکرم مختار احمد صاحب ولد عطاء محمد صاحب معہ اہل و عیال	۵۰۰	×
۲۱	مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب گلی ۱۸ رضا آباد	۵۰۰	۳۰۰

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ضروری اعلان

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ نئی تحریک Leap Forward Programme کے تحت ڈاکٹرز اور ٹیچرز اپنی مخلصانہ خدمات پیش کر رہے ہیں بلکہ ان میں سے باقاعدہ طور پر تین ٹیچرز اور ایک ڈاکٹر میدان جہاد میں بھی پہنچ چکے ہیں۔ احباب جماعت سے اس سکیم کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ٹیچرز جو ڈاکٹر صاحبان اجتماع انصار اللہ پر ربوہ تشریف لاویں وہ ضرور دفتر مجلس نصرت جہاں (احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) سے رابطہ پیدا کر کے معلومات حاصل کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

دعائے نعم البدل

عزیزہ فائقہ خانم بنت بشارت الرحمان صاحب مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان کراچی بعمر قریباً ایک سال ایک دن بیمار رہ کر اچانک فوت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیزہ مکرم صوبیدار حبیب الرحمان صاحب آف بلہڑی شاہ کریم (سندھ) کی پوتی اور مکرم ... رانا منیر احمد صاحب باب الابواب ربوہ کی نواسی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

(عبد الغفور خادم ربوہ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

جنرل اسمبلی میں صدر یحییٰ خان کی تقریر

نیو یارک ۲۴ اکتوبر۔ پاکستان کے صدر جنرل اے ایم یحییٰ خان نے اعلان کیا ہے کہ کشمیریوں کو آزادانہ طور پر حق خود ارادیت دینے اور بھارت اور پاکستان کی فوجیں کشمیر سے نکال لی جائیں۔ انہوں نے آج جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے پیش کش کی کہ میں فوجوں کی واپسی کے سلسلے میں بھارت سے بات چیت کرنے کو تیار ہوں انہوں نے کہا اگرچہ اب تک تنازعہ کشمیر کو طے کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اسکے باوجود قیام امن کے لئے ایک نئی تجویز پیش کی جا سکتی ہے۔ صدر یحییٰ خاں نے عالمی ادارے میں سوال کیا کہ کیا اس بات میں کوئی شک و شبہ ہے کہ اگر کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کے منشور کی بنیاد پر طے ہو جائے تو بنی نوع انسان اس کا خیر مقدم نہیں کریں گے۔ پاکستان کے صدر نے فرخا بند کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا یہ مسئلہ باہمی خیر سگالی اور بین الاقوامی قانون کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے

بیت المقدس پر جبری قبضے، ہند چینی کی جنگ۔ اسلحہ کی دوڑ۔ ترقی پذیر ملکوں کے اقتصادی اور سماجی مسائل بین الاقوامی امن کو مستحکم کرنے کی ضرورت اور تین بڑی طاقتوں یعنی امریکہ روس اور چین سے پاکستان کے تعلقات کا ذکر بھی کیا۔

اس سے قبل صدر یحییٰ خان نے آج اقوام متحدہ کے نامہ نگاروں کے ظہرانہ میں سوالوں کے جواب دیئے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اپنے دفاع اور تحفظ کا پورا پورا حق حاصل ہے اور اس مقصد کے لئے اگر ہم نے اسلحہ خریدنے کا فیصلہ کیا ہے تو اس سے کسی کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ صدر نے کہا کہ پاکستان کی دفاعی افواج کو طاقتور بنانے کے لئے جہاں کہیں بھی اسلحہ ملا ہم حاصل کریں گے۔

صدر یحییٰ نے کہا کہ پاکستان ہرگز پسند نہیں کرتا اور نہ ہی اس کا یہ ارادہ ہے کہ دوسروں پر بوجھ ڈالا جائے یا ان پر خواہ مخواہ کا انحصار کرے۔ ہمارا ملک چاہتا ہے کہ بھارت سمیت تمام دوسرے غیر ملکوں سے اس قسم کے دوستانہ تعلقات استوار کئے جائیں تاہم انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ بھارت ہم سے بطور دوست ہمسایہ ملک کے سلوک کرنے کی بجائے پاکستان کی مشکلات میں اضافہ کرنے میں لذت اور خوشی حاصل کرتا ہے۔ وہ دیدہ دانستہ پاکستان کو اقتصادی لحاظ سے مفلوج اور معذور کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اسی مقصد سے وہ فرخا کے مقام پر بند تعمیر کر رہا ہے نہ صرف یہ بلکہ فرخا بند کے مسئلے کے تصفیے کے لئے جو مذاکرات ہوتے ہیں۔ ان کے سلسلے میں بھی اس نے غیر مصالحانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ ایک امریکی اخبار نویس کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے صدر یحییٰ خان نے صاف صاف کہا کہ اگر اقوام متحدہ کشمیر اور مشرق وسطیٰ کے بارے میں خود اپنی قراردادوں پر عمل درآمد میں ناکام ہو گئی تو مجھے ڈر ہے کہ یہ اپنا احترام کھو بیٹھے گی۔

صدر یحییٰ نے پھر اعلان کیا کہ پاکستان میں جتنی جلدی آئین تیار کیا جائے گا۔ اتنی ہی جلدی عوام کو اقتدار منتقل کیا جا سکے گا اور وہ خود حکومت کا کام چھوڑ کر اپنے اصل منصب پر لوٹ جائیں گے انہوں پاکستانی اخبارات کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں پریس کو مکمل آزادی حاصل ہے۔

ضلع جھنگ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

سرگودہا ۲۳ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے ضلع جھنگ کی حدود میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت اسلحہ لے کر چلنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ حکم فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔ اور دو ماہ تک نافذ رہے گا یہ حکم پولیس افواج۔ سرکاری ملازمین اور کسی ایسے شخص پر نافذ نہیں ہوگا۔ جس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت حاصل کرلی ہو

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

پولینڈ کے صدر ۲۹ اکتوبر کو پاکستان آ رہے ہیں

اسلام آباد ۲۴ اکتوبر۔ پولینڈ کے صدر پاکستان کے پانچ دن کے سرکاری دورے پر ۲۹ اکتوبر کو یہاں پہنچ رہے ہیں وہ اگلے دن صدر یحییٰ خان سے باہمی دلچسپی کے معاملات پر تبادلہ خیال کریں گے وزیر خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ یوگوسلاویہ کے بعد مشرقی یورپ کے کسی سوشلسٹ ملک کے وہ پہلے سربراہ ہوں گے۔ جو پاکستان کے دورہ آ رہے ہیں

حب مقوی اعصاب

فالج۔ لقوہ کی اعضاء کا کمزور ہو جانا ہاتھ پاؤں سن ہو جانا۔ جسمانی اعصابی اور جوڑوں کی درد میں اکسیر ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہیں اور سوء ہضم کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید۔ قیمت بیالیس گولیاں چار روپے۔ فہرست ادویہ خط لکھکر طلب فرمادیں۔

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ امسال خاکسار کے لڑکے عزیزم سلیم احمد خان نے خدا تعالیٰ کے فضل سے B.S.C انجینئرنگ یونیورسٹی مغلپورہ (لاہور) کے سول ڈیپارٹمنٹ کے فائنل ایر میں پانچویں پوزیشن حاصل کر کے دو گولڈ میڈل حاصل کئے ہیں۔ احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت فرمائے۔ اور دین و دنیا میں اعلیٰ ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(عبد القدیر خان اکاؤنٹنٹ واپڈا)

۲۔ خاکسار کا بچہ تین یوم سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بچہ کو جلد اچھی صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(مبارک احمد انصاف کمپنی لائلپور)

۳۔ عزیزم برادرم چوہدری محمود احمد صاحب ابن حضرت الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم کو ضعف قلب کا دورہ ہوا ہے کمزوری بہت ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب کرام سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری ربوہ

۴۔ خاکسار عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے۔

الٰہی بخش ڈی ٹائپ کالونی لائلپور

۵۔ مکرم محمد اکرم شاہ صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۲ ضلع گجرات کے کان غلطی سے زہریلی دوائی استعمال کرنے کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بہت پریشان ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک بشارت احمد۔ نصرت آرٹ پریس ربوہ)

۶۔ اس عاجز کو بیعت کئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ لیکن ابھی گھر کے لوگ بھی خاموش ہیں ان کے سلسلہ عالیہ میں شامل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرا ایک بچہ مسمی عبد الوحید عمر بارہ سال کی ایک ٹانگ سوکھتی جا رہی ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اگر کسی دوست کو اس بیماری کا کوئی علاج معلوم ہو تو اس عاجز کو اس سے مطلع فرمائیں۔

شیخ عبد الرشید

مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲ ماہ اخاء ۱۳۴۹ہش مطابق ۲۲ ماہ اکتوبر ۱۹۷۰ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے عزیزہ نادرہ بیگم بی اے بنت محمد بشیر الدین صاحب مرحوم (جو مکرم میجر زین العابدین صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ ہیں) کا نکاح ہمراہ مکرم افتخار احمد خان صاحب بی اے روہڑی بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک مثمر ثمرات حسنہ بنائے

(نیجر الفضل)

هوالشافی

آرنیکا ہیر ٹانک

گرتے بالوں کو روکتا اور گرے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال اگاتا ہے۔ قیمت ۵/- روپیہ صرف ہومیوپیتھک ادویات اور کتب لاہور کے بھاؤ خرید فرمادیں۔

المشتہر ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی گولبازار ربوہ

قرص ذیابیطس رحب جدوار شوگر کیلئے مفید ہے معتدل۔ مفرح قلب مقوی باہ اور دافع زہر مرگی ہے قیمت ایکماہ چار روپے

معجون فلاسفہ کثرت پیشاب کو روکتی ہے کمر اور جوڑوں کے دردوں کے لئے مفید ہے قیمت ایک ماہ پونے چار روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

مخلصینِ جماعت کا والہانہ لبیک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ اخاء (اکتوبر) کو ربوہ میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں تحریکِ جدید کے دفتر اوّل کے سینتیسویں ۳۷، دفتر دوم کے ستائیسویں ۲۷ اور دفتر سوم کے چھٹے سال کا اعلان فرماتے ہوئے پاکستانی جماعتوں سے بیرونی ملکوں میں تبلیغِ اسلام کیلئے کم از کم سات لاکھ نوّے ہزار روپے کا مطالبہ فرمایا چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعلان کے بعد دفتر تحریکِ جدید میں مخلصینِ جماعت نے انفرادی اور جماعتی وعدے پیش کرنے شروع کر دیئے بعض مخلصین نے نقد ادائیگی بھی فرما دی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

آج (۲۳ اخاء) کی شب کو جو رپورٹ وعدہ جات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی اس کی میزان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۹۴، ۳۵، ۱ روپے تک پہنچ گئی اور ابھی وعدہ جات اور ادائیگی کا سلسلہ جاری ہے اور مخلصینِ جماعت والہانہ رنگ میں حضور کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں۔

خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریکِ جدید

انصار اللہ مرکزیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے معرفت اور بصیرت سے لبریز ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے سلسلے میں پختہ اور ہمہ گیر ایمان کے تقاضوں کے طور پر یہ چار بنیادی باتیں بیان کی گئی ہیں کہ:-

(۱) اس ایمان میں دنیا کی کسی قسم کی ملونی نہ ہو۔

(۲) وہ ہر قسم کے نفاق سے پاک ہو۔

(۳) وہ کسی قسم کی بزدلی سے آلودہ نہ ہو۔

(۴) اس میں کامل اطاعت کا رنگ پایا جاتا ہو۔

حضور نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے سلسلے میں جن چار بنیادی باتوں کا ذکر فرمایا ہے انہیں پہلے ہی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ بیان فرما چکا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس نے قرآن مجید کی مختلف آیات تلاوت فرما کر بتایا کہ یہ چاروں باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائیں قرآن مجید میں ان کا ذکر موجود ہے۔ حضور نے ان چاروں بنیادی باتوں کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ مومن کا ایمان کسی طور پر بھی دنیا کی ملونی سے آلودہ نہیں ہوتا۔ اس کی زبان اس کا فکر اور اس کے تمام اعمال نفاق اور بزدلی سے یکسر خالی ہوتے ہیں۔ اپنے رب کے پیار کے سلوک کو دیکھ کر اور اس کے وعدوں پر کامل یقین ہونے کی وجہ سے دنیوی فتنوں اور مخالفتوں سے ذرہ بھر بھی مرعوب نہیں ہوتا۔ وہ ہر وقت چوکس اور ہوشیار رہتا ہے تاکہ کامل اطاعت کا کوئی تقاضا ایسا نہ رہے جس پر وہ عمل نہ کر سکے۔ اس سلسلے میں حضور نے اپنے سفرِ افریقہ کے ایمان افروز حالات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں پر احمدیت نے کس طرح افریقن اقوام کو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ سے اور حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان سے روشناس کرایا۔ افریقن اقوام کے عزت و احترام کو قائم کیا اور ان کی بے لوث خدمت سر انجام دی۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ دنیوی عزتوں اور حکومتوں سے ہمیں کوئی واسطہ نہیں ہے ہماری زندگیوں کا تو صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانات کے ساتھ اور ایمان کے سب تقاضوں کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کا جلال اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس مقصد میں کامیاب کرے، اس کا فضل ہمیشہ شاملِ حال رہے اور وہ اپنی تمام برکات سے ہمیں نوازے۔ آمین۔

حضور کا یہ ولولہ انگیز خطاب کم و بیش سوا گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد حضور واپس قصرِ خلافت تشریف لے گئے۔

درخواستِ دعا

محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعتِ احمدیہ اسلام آباد پر ۲۱۔ اکتوبر کی شام کو عارضۂ دل کا دوبارہ حملہ ہوا ہے اور آپ سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴